

نوٹ:

اسلام علیکم!

اس اپیوڈ میں بے شمار غلطیوں کا پایا جانا عین ممکن ہے۔

آپ ناول کی اقساط کے بارے میں اور معلومات یا ناول میں استعمال شاعری کے لیے میرا انسٹا
آکاؤنٹ وزٹ کر سکتے ہیں جس کا نام [writteralihamza_official](https://twitter.com/writteralihamza_official) ہے۔

راہِ راست

قسط: 3

وہ ماما کو ایک سٹوڈنٹ بہت پسند ہے انہوں نے مجھے نام بتایا تھا "شینا"

کہیں یہ وہ ہی تو نہیں؟

زمر نے بڑے صفائی سے جھوٹ بولا۔

نہیں نہیں اس کا نام تو تناوش ہے۔

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

نمل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

زمر کچھ عجیب سی مسکراہٹ کے ساتھ اٹھ کر بلال کے پاس چلا گیا اتنے میں تناوش واپس لاہریری میں داخل ہوئی۔

نمل تناوش کو داخل ہوتا دیکھ کر اس کی طرف متوجہ ہوئی۔ تناوش چلتی ہوئی نمل کے پاس آئی۔
پھر کیا ہوا؟

نمل نے تجسس کے ساتھ پوچھا۔

پرسوں دو ہزار اسلامک کتابیں آرہی ہیں!

تناوش نے فخریہ انداز میں کہا۔

سچی؟

نمل نے بے یقینی سے پوچھا۔

مجھ پر کوئی شک ہے؟

تناوش نے نمل کے ساتھ بیٹھتے ہوئے جواباً سوال کیا۔

اس پر نمل کھکھلا اٹھی۔ نمل کو دیکھ کر تناوش بھی مسکرانے لگی۔

تم پر شک وہ بھی اس معاملے میں کبھی نہیں!

نمل نے ہنسی روکتے ہوئے کہا۔

زمر اور بلال انہیں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہے تھے۔

(نمل۔۔ نمل تناوش کی اکلوتی دوست تھی کیونکہ کالج کی تمام لڑکیاں تقریباً آوارہ تھی لیکن نمل ان سب سے الگ تھی ہاں مگر وہ تناوش کی طرح اتنی پرہیز دار نہیں تھی اور بیک گراؤنڈ سٹیٹس میں بھی اس سے کافی امیر تھی۔ ان کی دوستی دس سال پرانی تھی۔)

ہمیشہ کی طرح وین والے نے تناوش کو اس کی گلی تک ہی چھوڑ دیا ان کی گلی بہت چھوٹی تھی وین تو دور کی بات ہے وہاں سے کوئی موٹر سائیکل بھی اتنی آسانی سے نہیں گزر سکتا تھا۔

اللہ حافظ!

تناوش نے اترتے وقت نمل سے کہا۔

اللہ حافظ!

نمل نے جواباً کہا اور دیکھتے ہی دیکھتے وین وہاں سے روانہ ہو گئی۔

تناوش اس چھوٹی گلی سے گزرتے ہوئے گھر کی طرف بڑھ رہی تھی۔

ویسے اس گلی کی ایک اور بھی خاصیت تھی وہاں سے ایک وقت میں ایک ہی انسان گزر سکتا ہے۔

وہ گلی ہمیشہ ہی سنسان رہتی تھی کیونکہ وہاں تین گھر تھے۔ دو گلی کے شروع میں تھے آگے ایک سے دو منٹ کے سفر کے بعد تیسرا گھر آتا تھا وہ تناوش کا تھا۔

گھر کے دروازے پر پہنچنے پر اس نے بیگ سے چابی نکال کر کفل کھولا۔

وہ اس کبوتر کھانے میں اکیلی رہتی تھی رات دس بجے اس کے ابو آتے تھے اور صبح پانچ بجے پھر کام پر تناوش کے ابو کیا کام کرتے تھے ان سب سے آج تک تناوش بھی لاعلم تھی سوائے اس کے کہ

اس کے ابو شراب پیتے تھے جو اکھلتے تھے۔ باقی اس کی والدہ ماجدہ بچپن میں ہی انتقال کر گئی تھی۔

گھر کے اندر داخل ہونے کے بعد اس نے دروازہ بند کر دیا اور خود کپڑے چینج کرنے چلی گئی۔ اس کے بعد اس نے ظہر کی نماز ادا کی۔

نماز ادا کرنے کے بعد اس نے قرآن پاک پڑھنا شروع کیا۔

زمر چپکے سے شائزہ کے آفس میں داخل ہوا۔

شائزہ اس وقت آفس میں موجود نہیں تھی۔

زمر نے اندر داخل ہو کر دروازہ بند کیا اور الماری کی طرف بڑھا۔

اس کا ارادہ الماری سے سٹوڈنٹ فائل سے تناوش کا نمبر نکالنے کا تھا۔

سٹوڈنٹ فائل نکالنے کے بعد اس نے تناوش کا نمبر تلاش کرنا شروع کیا۔

لیکن وہ کیا جانتا تھا تناوش نے آج تک موبائل اٹھایا بھی نہیں اس کے مطابق موبائل گمراہ کر دیتے ہیں۔

دس منٹ بعد اسے اسکی تلاش مل گئی وہ کھکھلا اٹھا اور جلدی سے اسکا نمبر دیکھنے لگا لیکن جلد ہی اسکی خوشی سمیت اسکی مسکراہٹ غرق ہو گئی جب اسنے نمبر کے پیچھے پڑھا

:Tanawash father's number

اسنے غصے سے وہ فائل پٹک دی۔

اب اسکے باپ کو فون کروں۔

زمر نے واپس جاتے ہوئے غصے سے کہا۔ دروازے پر پہنچتے ہی اس کے قدم رک گئے

جیسے اسے کچھ یاد آگیا ہو

اس کے چہرے پر ایک عجیب سے مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

تناوش اسلامیت کا یاد کر رہی تھی کہ دروازے پر زور سے دستک ہوئی

بہر حال وہ اس طرح کی دستک کی عادی ہو چکی تھی اور جو دروازہ کھولنے کے بعد ہونا ہے اس سے بھی۔

تناوش نے چارپائی سے اترتے ہوئے چپل پہنی اور دروازے کی طرف بھاگی۔

دروازہ کھولتے ہی رحمان صاحب نشے کی حالت میں گھر میں داخل ہوئے

اسلام علیکم بابا!

تناوش نے بڑے ادب سے رحمان کو سلام کیا

لیکن رحمان نشے کی حالت میں اپنے کمرے میں چلا گیا۔
تناوش بھی دروازہ بند کر کے اپنے کمرے میں چلی گئی۔

ویکی آج نہیں مل سکتی میں تم سے!
نمل نے کال پر ویکی سے ملنے پر انکار کیا۔
کیوں؟

ویکی نے اداسی سے پوچھا۔
آج ٹائم نہیں ہے۔
نمل نے گواہی پیش کی۔

میں نے آج انڈیا چلے جانا ہے پھر تین مہینوں بعد آؤں گا۔
ویکی نے اپنی شرٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے کال پر نمل سے کہا۔
تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟

نمل نے ناراضگی ظاہر کی۔

کیسے بتاتا کل رات ہی پروگرام بنا ہے اب بتاؤ ملنا ہے یا نہیں؟

ملنا ہی پڑے گا اب تو آج دوپہر ڈیڑھ بجے

وین والے نے نمل کے گھر کے گیٹ پر پہنچ کر ہارن بجایا۔

اچھا میں چلتی ہوں دوپہر کو ملیں گے

آخری جملہ ادا کرتے ہوئے نمل موبائل رکھ کر باہر آ گئی۔

مطلعہ میں تو میرا منہ کالا ہی ہوگا۔

نمل نے تناوش کو کہتے ہوئے کہا بلند کیا۔ اس کی بات پر تناوش کی بھی ہنسی نکل گئی۔

تناوش کو اس بات کا احساس ہو رہا تھا کہ زمر اسے دیکھ رہا ہے آج اسکے ساتھ اسکا دوست نہیں تھا۔

وہ اب آٹھویں بار نظر انداز نہیں کر سکی۔

یہ میم شائزہ کا بیٹا زمر مجھے کب سے دیکھ رہا ہے۔

تناوش نے نمل کو بتانا مناسب سمجھا۔

تمہیں آج پتا چلا ہے؟

نمل نے حیرانگی سے پوچھا۔

یہ تمہیں ہر روز دیکھتا ہے۔

نمل نے باقی کا جملہ ادا کیا۔

تناوش نے بے یقینی سے نمل کو دیکھا۔

یہ کل تمہارا نام بھی پوچھ رہا تھا۔

نمل نے اپنی بات جاری رکھی۔

تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟

تناوش نے اس سے شکوہ کیا۔

یار چھوڑ اب تو اس کو اب ہم اس کا کیا کر سکتے ہیں۔ نمل نے ایک لیز کا ٹکڑا منہ میں ڈالتے ہوئے کہا۔

تناوش نے کچھ سمجھتے ہوئے اس کی ہاں میں ہاں ملائی۔

یار آج میں نے ایک بجے کہیں جانا ہے!
نمل نے منہ نیچے کرتے ہوئے تناوش کو بتایا۔
کہاں؟

بس یار ایک کام تھا!
جاو پھر میم سے چھٹی لے لو۔
تناوش نے آفس کی طرف ہشارہ کیا۔ نمل اس کی بات پر ہنستے ہوئے آفس کی جانب بڑھی۔
تناوش نے مسکراتے ہوئے ٹیک لگائی وہ ابھی بھی زمر کی نظریں خود پر محسوس کر سکتی تھی۔
اس کا بس چلتا تو وہ اسکی آنکھیں نکال دیتی فلحال اب نہیں چلتا اس لیے وہ نظر انداز کرتی ہوئی اندر
چلی گئی۔

ویکی نے پھر سے اپنی کلائی میں پہنی گھڑی کو دیکھا اور پھر ریسٹورنٹ کے دروازے کو لیکن اب بھی نمل نہیں آئی تھی

اسنے ہاتھ بڑھاتے ہوئے ٹیبل پر پڑا اپنا موبائل اٹھایا اور نمل کو کال کی۔

تیسری بیل پر کال اٹینڈ ہو گئی جیسے ہی ویکی کو معلوم ہوا کال اٹینڈ ہو گئی اس نے بولنا شروع کیا کہاں ہو نمل کب سے ویٹ کر رہا ہوں میں تمہارا

نمل ویکی کی بات پر مسکرا اٹھی

دروازے پر دیکھو!

نمل نے ہنسی روکتے ہوئے کہا

ویکی نے نا سمجھی کی کیفیت میں دروازے پر دیکھا وہاں فون کان کو لگائے نمل کھڑی تھی

ویکی نے اسے دیکھ کر اپنا منہ زرہ سادائیں اور نیچے کی طرف کرتے مسکراہٹ کے ساتھ اسے داد دی۔

نمل کال کٹ کرتے ہوئے ویکی والے ٹیبل کی جانب آئی۔ نمل کے ٹیبل پر پہنچتے ہی ویکی نے اٹھ کر

نمل کی کرسی کھینچی اور اس کا ہاتھ تھام کر اسے چیئر پر بٹھایا۔ شرم سے نمل کی چیکس ریڈ ہو گئیں۔

آج بہت پیاری لگ رہی ہو

کیا میری جان لینے کا ارادہ ہے؟

ویکی نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے نمل کی تعریف کی۔

آپ کی جان لے کر میری ہی جان چلی جائے گی۔

نمل نے شرماتے ہوئے اپنا حق ادا کیا۔

ویٹر نے ان کے سامنے مینیو پیش کیا۔

کیا کھاو گی؟

ویکی نے نمل سے پوچھا

کچھ بھی مانگو لیں۔

نمل کی بات سن کر ویکی نے ویٹر کو ہدایت دی۔

ایسا کیا کام ہے انڈیا میں جو آپ اتنی جلدی جارہے ہیں؟

ویٹر کے جاتے ہی نمل نے پریشانی سے پوچھا۔

وکی نے پیار سے نمل کا ہاتھ تھاما اور کہا

do not worry

!It is just a necessary task

!You are everything to me please take care of yourself

نمل نے فکر مندی سے کہا۔

تناوش نے قرآن کو پیار سے چوما اور کھول رہی تھی کہ اس کے اسکی نظر ایک آیت پر پڑی

بَلَىٰ مَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ وَاتَّقَىٰ فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُؤْتِفِينَ ﴿٤٦﴾

کیوں نہیں (مواخذہ ہوگا) البتہ جو شخص اپنا قرار پورا کرے اور پرہیزگاری کرے ، تو اللہ تعالیٰ بھی ایسے پرہیزگاروں سے محبت کرتا ہے۔

اس نے قران مجید کو نزدیک کر کے اس آیت کو چوما۔

بیشک آپ سے بڑھ کر کوئی نہیں۔

اس نے قران مجید کو سینے سے لگاتے ہوئے کہا۔

.....

ایسکیوزمی!

ویٹر نے انہیں ایک دوسرے میں کھوئے ہوئے دیکھ کر انہیں متوجہ کیا۔

نمل کی نظر جیسے ہی ویٹر پر گئی اس نے ویکی کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ کھینچا۔

ویٹر نے ٹیبل پر کھانا لگایا اور واپس چلا گیا۔

تمہیں کچھ چاہیے انڈیا سے؟

وکی نے کھانا اٹھاتے ہوئے پوچھا۔

انڈیا میں کیا ہے جو تم میرے لیے لاؤ گے۔

نمل نے تنزیا انداز میں برسوں پرانی دشمنی نبھائی۔

پاکستان سے تو اچھا ہے انڈیا

وکی نے فخریا انداز میں جواباً دیا۔

نمل نے زور کا قہقہہ لگایا

آس پاس کے لوگ انکی طرف متوجہ ہو گئے۔

تمہیں یہ غلط فہمی کب ہوئی۔

نمل نے ہنسی روکی۔

"کھانا کھاؤ"

وکی نے نمل کو کھانے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

نمل کو بھی صورتحال سمجھ آئی اور وہ سیریس ہو کر کھانا کھانے لگی۔

نمل اپنے کمرے میں بیٹھی تھی کہ اس کے کمرے کے دروازے پر سٹک ہوئی۔

جی آجائے!

نمل نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

اسلام علیکم!

تناوش نے اندر داخل ہوتے ہی اسے سلام کیا۔

و علیکم اسلام۔

نمل خوش دلی سے اسے جواب دیا۔

تناوش نے اس کے کمرے کا جائزہ لیا۔

خوبصورت سا بیڈ.....

خوبصورت سے صوفے.....

کلرفل پینٹ.....

دیواروں پر لگیں پینٹنگ کمرے کی خوبصورتی میں اضافہ کر رہی تھیں۔

تناوش چلتی ہوئی بیڈ تک آ پہنچی۔

نمل نے فون اٹھا کر کسی کو چائے کا کہا۔

آج کیسے آنا ہوا

تین سال بعد میرے گھر؟

نمل نے اسے آخری بار آنے کی تاریخ یاد کروائی۔

وہ اردو کی بک چاہیے تھی۔

تناوش نے اپنے آنے کی وجہ بتائی۔

واہ!

مطلب آج بھی تم مجھ سے ملنے نہیں آئی۔

نمل نے شکوہ کیا۔

تناوش کو جھوٹ بولنے کی عادت نہیں تھی اس لیے اس نے منہ پر ہی کہہ دیا۔

خوشخبری رائٹرز متوجہ ہوں

ہر لکھاری کا خواب ہوتا ہے کہ اس کی تحریر کتابی صورت میں بھی شائع ہو اور انکی کتاب بک شلف کی زینت بنے۔ آپ بھی ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کی تحریر کو بہت کم ٹائم اور بہت مناسب قیمت میں آپ کی خواہش کے مطابق بہت عمدہ اور معیاری کوالٹی میں کتابی صورت میں شائع کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔ مزید معلومات کے لئے نیچے دئے گئے ایڈریس پر ابھی رابطہ کریں۔

Prime Urdu Novels Publications

Whatsapp : 03335586927

Email : aatish2kx@gmail.com

نہیں بک کی ضرورت تھی۔

اتنے میں ان کی ملازمہ چائے لے کر داخل ہوئی۔

ماما سے ملی تم؟

نمل نے ملازمہ کی ٹیبل پر رکھی چائے اسکے سامنے کرتے ہوئے پوچھا۔

نمل نے چائے کا ایک گھونٹ پیا۔ وہ گھونٹ اس کے ہلک سے گزرا تو اسے معلوم ہوا کہ اس نے چائے پی ہے ورنہ کبھی کبھار عبادت یا پڑھائی سے فرصت ملے تو وہ ایسی چائے پیتی ہے کہ جیسے دودھ کی جگہ پانی دالا گیا ہو۔ لیکن اسے اس چیز سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا وہ تو تین دن بھوکے رہ کر بھی اللہ کا شکر ادا کرتی تھی۔

ہاں ملی تھی۔

انہوں نے ہی مجھے تمہارے کمرے میں بھیجا ہے۔

جاری ہے